پروفیسر محمد اکرام تائب

خدا کا شکر ہے اونچا سنائی دیتا ہے

تمہاری شکل سے سب کچھ دکھائی دیتا ہے
جو تیرے دل میں ہے مجھ کو سنائی دیتا ہے
کبھی تو دل کی صفائی کا حکم دے یارو
جو روز شہر میں حکم صفائی دیتا ہے
کسے خبر ہے کہ تکبیر بھی پڑھی کہ نہیں!
جو گوشت دوستو! ہم کو قصائی دیتا ہے
کسی کے بارے میں دل میں نہیں کوئی رنجش
خدا کا شکر ہے اونچا سنائی دیتا ہے
ہجوم حشر کا نقشہ بنی ہے یہ دنیا
جدا دکھائی جو بھائی سے بھائی دیتا ہے
وہ شخص تو ہے بہشتی کہ جو دسمبر میں
کسی غریب کو کوئی رضائی دیتا ہے
کوئی تو بات ہے دشمن کے دل میں اے تائب
جو مجھ کو زہر کے بدلے مٹھائی دیتا ہے